سوال

ص کا 101 ئگی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین وقاریان قرآن مجید وواقفان علم تجوید رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں کہ زید حرف ضاد کو دواد مانند صورت دال مہملہ کے پڑھتا ہے اور اس کو دواد بوتا ہے اور ض مماثل ظ کے پڑھنے سے منع کرتا ہے اور کہتا ہے اگر کوئی شخص بجائے ضاد کے ظا پڑھے گا تو اس کے نماز

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

ان دونوں شخصوں میں سے عمرو کا قول وفعل صحیح ہے اور زید کا قول وفعل غیر صحیح عمر کا یہ قول کہ (اگر کوئی شخص بجائے ضاد کے ظا پڑھے بایں جہت کہ ادا کرنا ضاد کا مخرج سے سخت دشوار ہے اور ضاد کو ظاء سے مشابہت بہت ہے اور فرق کم تو نماز اس کی موافق مذہب مفتی بہ کے صحیح رہے گی) اس لیے صحیح۔

1۔ ایک دعویٰ یہ ہے کہ چونکہ ضاد کا مخرج سے ادا کرنا سخت دشوار ہے۔

2۔ اور دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ ضاد کو ظاء سے بہت مشابہت اور فرق کم۔

ج:

یعسر علی اللسان مثلہ ، فإن ألسنۃ الناس فیہ مختلفۃ وقلّ من یحسنہ"

جیسا ضاد کا ادا کرنا زبان پر دشوار ہے ویسا کسی حرف کا ادا کرنا دشوار نہیں اسی وجہ سے لوگوں کی زبانیں اس کے ادا کرنے میں مختلف ہیں اور کم لوگ ہیں جو اس کو اچھی طرح سے ادا کر سکیں علامہ جزری تمہید فی علم التجوید میں لکھتے ہیں :

الحروف حرف یعسر علی اللسان غیرہ"

ف میں حرف ضاد کی طرح کوئی اور حرف دشوار نہیں ہے علامہ ابو محمد مکی کتاب الرعایہ میں لکھتے ہیں۔ ضاد کے پڑھنے میں قاری کو لحاظ ومحافظت کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک ایسا امر ہے کہ میں نے اس میں بہت سے قراء اور ائمہ کو قصور کرتے ہوئے دیکھا وجہ اس کی یہ ہے کہ ضاد کا ادا کرنا دشوار ہے ان لوگوں پر ج

ظہ فی السمع لفظ. الضاد"

ی ضاد ایک ایسا حرف ہے جو سننے میں ظاء کے مشابہ ہے علامہ شعلہ موصلی حنبلی شرح شاطبیہ موسوم بہ کنز المعانی شرح حرز الامانی میں لکھتے ہیں :

ء والذال متشابہہ فی السمع ، والضاد لا تفترق عن الظاء إلا باختلاف الحزج وزیادۃ الاستطالۃ فی الضاد ولولاہا لکانت إحداہما عین الأخری"

ی ضاد اور ظار اور زال سننے میں باہم متشابہ ہیں اور ضاد اور ضاء میں صرف دو بات کا فرق ہے ایک تو یہ کہ ان دونوں کا مخرج الگ الگ ہے اور دوسرے یہ کہ ضاد میں استطالت ہے اور ظا میں نہیں اگر ان دونوں کا فرق نہ ہوتا تو یہ دونوں حرف ایک ہوجاتے۔ علامہ محمد بن محمد حرزی تمہید فی علوم التجوید میں لکھتے ہیں

س یتفاوتون فی النطق بالضاد, فمنہم من یجعلہ ظاء لأن الضاد یشارک الظاء فیصفاتہا کلہا ویزید علی الظاء بالاستطالۃ فلولا الاستطالۃ واختلاف المخرجین لکانت ظاؤہم أکثر الشامیین وبعض أہل الشرق . وحکی ابن جنی فی کتاب التنبیہ وغیرہ أن من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقاً فی جمیع کلامہم وہذا قریب وفیہ توسع للعامۃ انتہی '

ے ضاد کے ادا کرنے میں مختلف ہیں بعض لوگ تو ضاد کو ظاہر بولتے ہیں اور یہ اکثر شام والے ہیں اور بعض اہل شرق اور ان لوگوں کے ضاد کو ظاء پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ حرف ضاد حرف ظا کی تمام صفتوں میں مشارک ہے اور اس میں استطالت کی صفت زائد ہے جو حرف ظاء میں نہیں ہے سو اگر ضاد میں استطالت

یدہ جزریہ میں ہے :

لضَّادَ باستِطَالَۃٍ وَمخْرَج ◇ ◇ ◇ مَیزْ مِن الظَّاءِ وَکلُّہا تَجِی.

ہ 299 میں علامہ ابن الاعرابی اللغوی کے ترجمہ میں مرقوم ہے :

العرب أن یعاقبوا بین الضاد والظاء ، فلا یَخطئ منیجعل ہذہ فی موضع ہذہ . وینشد :

إلی اللہ أشکو من خلیل أودہ

ثلاث خلال کلہا لی غائض

ن فصحاء العرب"

مہ ابن الاعرابی لغوی کہتے تھے کہ کلام عرب میں ضاد کو بجائے ظاء کے اور ظاء کو بجائے ضاد کے پڑھنا جائز ہے پس جو شخص ضاد کی جگہ ظا پڑھے یا ظاء کی جگہ ضاد پڑھے تو وہ خاطی نہیں کہا جائے گا علامہ ابن الاعرابی کا یہ قول نص صریح ہے اس بات پر کہ جو شخص قرآن مجید میں ضاد کی جگہ ظا پڑھے وہ خاطی نہیں ہے

مختار عندنا أن اشتباہ الضاد بالظاء لا یبطل الصلاۃ ، ویدل علی أن المشابہۃ حاصلۃ بینہما جداً والتمییز عسر ، فوجب أن یسقط التکلیف بالفرق ، بیان المشابہۃ من وجوہ : الأول : أنہما من الحروف المجہورۃ ، والثانی : أنہما من الحروف الرخوۃ ، والثالث : أنہما من الحروف المطبقۃ/والرابع : أن الظاء وإن کان مخرجہ من بین طرف

نلہ ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ ضاد کا ظاء کے ساتھ مشابہ ہونا نماز کو باطل نہیں کرتا ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان نہایت مشابہت ہے اور ان دونوں میں تمیز کرنا مشکل ہے اس وجہ سے یہ بات واجب ہوئی کہ ان دونوں کے درمیان فرق کرنے کی تکلیف ساقط ہو اور ان دونوں میں مشا

أ الضالین بالظاء مکان الضاد أو بالذال لا تفسد صلاتہ ولو قرأ الدالین بالدال تفسد صلاتہ انتہی"

ئ اگر کسی نے ضالین کو ضاد کی جگہ ظ سے یا ذ سے پڑھا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر دالین دال سے پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہوجاوے گی فتاویٰ عالمگیری میں ہے :

غیر"[1] فان امکن الفصل بین الحرفین من فیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرأ الطالعات وکان الصالحات تفسد صلوتہ عند الکل وان کان لایمکن الفصل بین الحرفین وان کان لایمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء مع التاء اختلف المشائخ، قال اکثرہم : لاتفسد صلاتہ "

المختار میں ہے :

مل بینہما بلا کلفۃ کالصاد مع الطاء بأن قرأ الطالحات ، بدل «الصالحات) فہو مفسد باتفاق أئمتہم ، وإن لم یمکن التمییز بینہما إلا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین فأکثرہم علی عدم الفساد لعموم البلوی "

، کا یہ ہے کہ چونکہ حرف ضاد اور ظاء میں فرق کرنا مشکل ہے اور بلا مشقت کے فرق نہیں ہوسکتا اس لیے ضاد کی جگہ ظاء پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور یہی مضمون فقہ حنفی کی بہت سی کتابوں میں مرقوم ہے الحاصل عمرو کا یہ قول کہ اگر کوئی شخص بجائے ضاد کے ظا پڑھے بایں جہت کہ ادا کرنا ضاد کا مخرج سے

---

[1]۔ اگر معنی بدل جائیں تو اگر دو حرفوں میں امتیاز کرنا آسان ہو مثلاً صاد اور طا۔ صالحات کی بجائے طالحات پڑھ جائے تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر باآسانی ان میں ایتاز نہ ہوسکتا ہو جیسے ضاد اور ظاء اور صاد اور سین وغیرہ تو اکثر مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔

ب

فتاوی نذیریہ

د : 2، کتاب الاذکار والدعوات والقراءۃ : صفحہ : 21

محدث فتویٰ